جلد ۵۴/۱۹ | ۶ شہادۃ ۱۳۴۴ ھش ۳ ذوالحجہ ۱۳۸۴ھ ۶ اپریل ۱۹۶۵ء | نمبر ۷۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۵ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل اور پرسوں حضور کی طبیعت دن بھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ البتہ شام کے وقت کچھ بے چینی ہو جاتی رہی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ ہی ہے جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے

وہ بجز قرآن شریف کی پیروی اور کامل اتباع کے ہرگز نہیں مل سکتا

"میں بنی نوع پر ظلم کروں گا اگر میں اس وقت ظاہر نہ کروں کہ وہ مقام جس کی میں نے یہ تعریفیں کی ہیں اور وہ مرتبہ مکالمہ اور مخاطبہ کا جس کی میں نے اس وقت تفصیل بیان کی، وہ خدا کی عنایت نے مجھے عنایت فرمایا ہے تا میں اندھوں کو بینائی بخشوں اور ڈھونڈنے والوں کو اس گم گشتہ کا پتہ دوں اور سچائی کے قبول کرنے والوں کو اس پاک چشمہ کی خوشخبری سناؤں جس کا تذکرہ بہتوں میں ہے اور پانے والے تھوڑے ہیں۔ میں سامعین کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا۔ کاش جو میں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں اور جو میں نے سنا ہے وہ سنیں اور قصوں کو چھوڑ دیں اور حقیقت کی طرف دوڑیں۔ وہ کامل علم کا ذریعہ جس سے خدا نظر آتا ہے وہ میل اتارنے والا پانی جس سے تمام شکوک دور ہو جاتے ہیں۔ وہ آئینہ جس سے اس برتر ہستی کا درشن ہو جاتا ہے خدا کا وہ مکالمہ اور مخاطبہ ہے جس کا میں ابھی ذکر کر چکا ہوں۔ جس کی روح میں سچائی کی طلب ہے وہ اٹھے اور تلاش کرے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر روحوں میں سچی تلاش پیدا ہو اور دلوں میں سچی پیاس لگ جائے تو لوگ اس طریق کو ڈھونڈیں اور اس راہ کی تلاش میں لگیں۔ مگر یہ راہ کس طریق سے کھلے گی اور حجاب کس دوا سے اٹھے گا۔ میں سب طالبوں کو یقین دلاتا ہوں کہ صرف اسلام ہی ہے جو اس راہ کی خوشخبری دیتا ہے اور دوسری قومیں تو خدا کے الہام پر مدت سے مہر لگا چکی ہیں۔ سو یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کی طرف سے مہر نہیں بلکہ محرومی کی وجہ سے انسان ایک حیلہ پیدا کر لیتا ہے اور یقیناً یہ سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔ میں جوان تھا اب بوڑھا ہوا مگر میں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۹۳)

اخبار احمدیہ

—● ربوہ ۵ اپریل۔ کل مورخہ ۴ اپریل کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت یوم مسیح موعودؑ کے سلسلہ میں وسیع پیمانہ پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں محترم مولانا شمس صاحب کے علاوہ مکرم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ فلسطین مکرم مولانا محمد صادق صاحب سابق مبلغ سنگاپور اور مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت آپ کے عظیم الشان کارناموں اور آپ کے ذریعہ رونما ہونے والے عظیم الشان انقلاب پر روشنی ڈالی۔ یہ جلسہ ۷ بجے شام سے سوا نو بجے رات تک جاری رہا۔ (مفصل رپورٹ آئندہ)

—● ربوہ۔ مسقط سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب (جو مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر کے داماد ہیں) ان کی اہلیہ مبارکہ خاتون صاحبہ اور دو فرزند عزیز انور احمد اور عزیز انس احمد وہاں سے حج بیت اللہ کی غرض سے مکہ معظمہ روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں حج کا فریضہ ادا کرنے اور اس کی مخصوص عبادات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس کی عظیم برکات سے بہرہ ور کرے آمین۔

—● ربوہ ۵ اپریل۔ نظارت اصلاح و ارشاد کی اجازت سے مستورات کے لئے جو درس قرآن کریم محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کے مکان "بیت العطاء" محلہ دارالرحمت وسطی پر جاری تھا اب پھر مورخہ ۶ اپریل بروز بدھ سے شروع ہو رہا ہے۔ درس کا وقت ۵ بجے بعد نماز عصر ہوگا اور ہفتہ میں دو دن بدھ اور جمعرات کو ہوا کرے گا۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ایک وقت میں ایک رکوع کا درس دیا کریں گے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ر اپریل ۱۹۶۵ء

مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد

(قسط نمبر ۲)

مودودی صاحب اپنے ایک مضمون میں جو آپ نے "تعمیر اخلاق کیوں اور کیسے" کے زیر عنوان رقم کیا ہے اور جو ترجمان القرآن کی ایک حالیہ اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"سب سے بڑی مصیبت ہمارے لئے یہ ہے کہ ہمارے اخلاق کی تعمیر جن بنیادوں پر ہوئی تھی وہی سرے سے منہدم ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ خدا اور رسول اور قرآن اور آخرت پر ایمان وہ اولین چیز ہے جس پر ایک مسلمان فرد اور قوم کے اخلاق کی عمارت قائم ہوتی ہے۔"

(ترجمان القرآن اپریل ۱۹۶۵ء صفحہ ۶۱)

یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا۔ قرآن کریم نے شروع ہی میں اس کو واضح کر دیا ہے کہ

ذالک الکتاب لاریب فیہ
ھدًی للمتقین۔ الخ

یعنی قرآن کریم صرف متقین ہی کو ہدایت دیتا ہے اور متقین وہ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے نماز قائم کرتے اور انفاق کرتے ہیں۔ جو رسالت پر ایمان لاتے اور معاد پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب سے فلاح پاتے ہیں۔

مودودی صاحب نے اپنے اس مضمون میں موجودہ مسلمانوں کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیے:۔

"ہمارا پورا معاشی نظام سود پر چل رہا ہے جسے ہر مسلمان جانتا ہے کہ اسلام نے اس کو حرام کیا ہے۔ ہمارے معاشرے میں شراب نوشی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے حالانکہ دنیا کی قوموں میں مسلمانوں کا یہ امتیازی وصف تھا کہ ان کے معاشرے نے شراب کا سدِ باب کرنے میں سب سے بڑھ کر کامیابی حاصل کی ہے۔ ہمارے ہاں جنسی بداخلاقی بھی روز افزوں ہے اور ہم مغرب کی تقلید میں عریانی، بے حیائی، اختلاط مرد و زن، فحش لٹریچر، فحش فلموں اور فحش گانوں کے ذریعہ سے اس کو فروغ دیتے چلے جا رہے ہیں حالانکہ مسلم معاشرہ کبھی اس لحاظ سے بھی دنیا کے تمام معاشروں سے بلند اخلاق کا حامل تھا۔ ان شدید ترین حرمتوں کو توڑ دینے کے بعد اس کا آخر کیا امکان ہے کہ ہمارے عوام اور خواص میں سرے سے کوئی تمیزِ حرام و حلال باقی رہ جائے اور وہ رشوت، خیانت، غبن، غصب، چوری اور ایسے ہی دوسرے حرام افعال سے اجتناب کریں۔"

(ترجمان القرآن اپریل ۶۵ء صفحہ ۶۱)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو اس تباہی کے گڑھے سے کس طرح نکالا جا سکتا ہے اس کا جواب جو مودودی صاحب نے دیا ہے وہ صرف اتنا ہے کہ

"اس حالت میں سب سے پہلے تو اس ضرورت کا احساس پیدا ہونا چاہیئے۔"

(ایضاً صفحہ ۶۳)

یہ درست ہے مگر سوال تو یہی ہے کہ اس کا احساس کس طرح پیدا ہو۔ اس کا جواب مودودی صاحب کے پاس کوئی نہیں ہے۔ اور یہی چیز ہے جس کا ایک خود ساختہ مصلح کے پاس فقدان ہوتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صاف صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

یعنی قرآن کریم کو ہمیں نے اتارا ہے اور ہمیں اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو کچھ اسلام کا زیور تھا جس پر اسلام کو ہمیشہ ناز تھا اور جو اسلام اور دوسرے مذاہب میں مابہ الامتیاز تھا اس سے یہ لوگ بالکل بے خبر ہیں۔ اسلام کے سوا جس قدر مذاہب دنیا میں موجود ہیں ان کی یہ حالت ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنے محبوب کی بڑی تعریف کرے لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہدے کہ ہاں ایک آنکھ اسکی نہیں اور دوسرا ساری تعریفیں کرنے کے بعد کہدے کہ اس کی شنوائی نہیں یا ایک ٹانگ نہیں۔ غرض کوئی نہ کوئی نقص ضرور مانتے ہیں۔ پورے طور پر کامل محبوب تسلیم نہیں کرتے۔ اسلام میں یہ خوبی ہے کہ اس نے اس طور پر خدا تعالیٰ کو دکھایا ہے اور کبھی انسان شرمندہ نہیں ہو سکتا جس قسم کا خدا انسانی فطرت تقاضا کرتی ہے وہ ایسا ہی اسلام میں پائے گی۔ کوئی نقص اور کمزوری اس میں نہیں ہے۔ اسلام ایک مذہب ہے جو ایک ہی زندہ اور ابدی مذہب ہے کیونکہ اس کی تاثیرات اور پھل ہمیشہ تازہ بتازہ موجود رہتے ہیں لیکن ہمارے مخالف علماء اسلام کی عام خوبیاں تو بیان کرتے ہیں کہ وہ توحید کی تعلیم دیتا ہے لیکن ایک اعلیٰ درجہ کی خوبی کا انکار کرتے ہیں۔ ایسا تو ایک برہمو بھی کر سکتا ہے فرض کرو کہ اگر ایک برہمو کہے کہ بے شک لا الٰہ الا اللہ کی تعلیم عمدہ ہے اور میں بھی مانتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کی صفات بھی مانتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان لاتا ہوں اور تمہاری طرح ہم بھی تناسخ کے نقص بیان کرتے ہیں اور اس کی تردید کرتے ہیں۔ باوجود ان باتوں کے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے انکار کرتا ہے تو کیا اس کی اتنی باتیں قابلِ قدر ہو سکتی ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اس لئے کہ اسلام کی جو اعلیٰ درجہ کی خوبی تھی وہ تو اس نے فرو گذاشت کر دی اللہ تعالیٰ کی ہستی کا یقینی ثبوت اور زندہ ثبوت تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت ہی تھی۔ جب اسے وہ نہیں مانتے تو معلوم ہوا کہ باقی جو کچھ ہے وہ بھی محض خیالی امر ہے۔

اسی طرح یہ ہمارے مخالف علماء کی حالت ہو رہی ہے۔ وہ چیز جو میں دنیا کو دینی چاہتا ہوں وہ ان کے پاس نہیں اور اس سے وہ غفلت کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ انسان جب تک اللہ تعالیٰ کی ہستی کو سمجھ نہیں لیتا اور انا الموجود ہونے کی آواز نہیں سُن لیتا نفسِ امّارہ پر غالب نہیں آتا۔ اسلام کی اصل غرض یہی تھی جو اب مفقود ہو چکی تھی۔ اسی کے احیاء کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم صفحہ ۴۷۱)

حضور اقدس کی اس عبارت سے واضح ہے کہ غیب پر ایمان لانے، نماز قائم کرنے اور انفاق کے لئے ضروری ہے کہ رسالت پر ایمان لایا جائے۔ صرف رسالت پر ایمان لانے سے ہی انسان غیب پر ایمان لاتا ہے اور اخلاقِ حسنہ بجا لاتا ہے کیونکہ رسالت ہی دراصل اللہ تعالیٰ کے وجود کا بہترین ثبوت ہے۔

ظاہر ہے کہ جب تک غیب پر ایمان نہ ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کیا ہے دوسرے لفظوں میں جب تک باری تعالیٰ کے وجود پر حق الیقین کا درجہ حاصل نہ ہو اس وقت تک ایمان بالغیب کوئی فعالیت ہی انسان میں پیدا نہیں کر سکتا وہ ایک بے اثر شئے ہوتی ہے۔ اور ایسا ایمان صرف اللہ تعالیٰ کے فرستادگان کا وجود ہی پیدا کر سکتا ہے۔ وہ دراصل اللہ تعالیٰ کے وجود کا زندہ ثبوت ہوتے ہیں۔ وہ ایسے نشانات دکھاتے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کو گویا دیکھنے لگتا ہے آج ہم کہتے ہیں کہ صحابہؓ کا ایمان بڑا پختہ تھا اس کی وجہ یہی تھی کہ ان کے سامنے ایک ایسا انسان موجود تھا جس کا وجود اللہ تعالیٰ کا زندہ ثبوت تھا جس کے نشانات نے اللہ تعالیٰ کی معرفتِ تامہ ان کے دلوں میں پیدا کر دی تھی جس کے بغیر انسان نیکی کی طرف حرکت ہی نہیں کر سکتا اور نہ گناہ سے بچ سکتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آگے فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیا میں جس قدر کوئی کسی سے خوف کرتا ہے یا کسی کی طرف رغبت کرتا ہے وہ معرفت کا ثمرہ ہوتا ہے۔ دیکھو اگر کسی کو یہ معلوم ہو کہ اس سوراخ میں سانپ ہے تو وہ کبھی اس میں ہاتھ نہیں ڈالتا بلکہ رات کے وقت اس مکان میں بھی داخل نہ ہوگا ایسا ہی اگر معلوم ہو کہ یہاں ایک خزانہ مخفی ہے تو اس کی طرف التفات پیدا ہوگی۔ اندھیرے میں اگر ایک چیز کو بکرا سمجھتا ہے تو جب تک اسے بکرا سمجھتا ہے پاس کھڑا رہے گا لیکن یونہی جب یہ خیال ہوگا کہ وہ شیر ہے پھر وہاں نہیں رہ سکتا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز کی محبت اور خوف معرفت سے پیدا ہوتی ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی آدمی دانستہ زہر نہیں کھا سکتا۔ سنکھیا خواہ شہد میں بھی ملا ہوا ہو پھر بھی کوئی اسے نہیں کھائے گا کیونکہ جانتا ہے کہ اس کو ہلاک کرنیوالی زہر ہے لیکن اسی طرح ہر گناہ بھی ایک زہر ہے جو انسان کی روح کو ہلاک کرتا ہے اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان رکھتا ہے تو پھر بڑی دلیری اور جرأت سے گناہ کیوں کرتا ہے۔ اگر اسے یہ معرفت ہو کہ کوئی محاسب بھی ہے تو اس قدر دلیری نہ کرے۔ یہ دلیری اور جرأت عدم معرفت کا نتیجہ اور ثمرہ ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۴۷۲)

(باقی)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند پہلو

از محترمہ امۃ المالک صاحبہ ایم۔اے بنت ملک عبدالحمید صاحب قمر راولپنڈی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

قل ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی یحببکم اللہ

یعنی اے رسول لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ سے محبت ہے تو تم میری پیروی کرو تا وہ بھی تم سے محبت کرنے لگ جائے۔ نیز ایک اور مقام پر فرمایا۔

ومن یطع اللہ والرسول
فاولٰئک مع الذین انعم
اللہ علیہم من النبیین
والصدیقین والشہداء
والصالحین (النساء ۷۰)

یعنی جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم) کی کامل اطاعت وفرمانبرداری کریں گے۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ شامل کئے جائیں گے جن پر ہم نے خاص انعامات کئے۔ اور ان کے اعمال کے مطابق ان کو نبوت۔ صدیقیت۔ شہیدیت اور صالحیت کے مراتب عطا کئے جائیں گے گویا اب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا مقرب نہیں کہلا سکتا۔ جب تک وہ آنحضرت کی کامل اتباع نہ کرے۔ مندرجہ بالا آیات کی روشنی میں جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کا جائزہ لیتے ہیں۔ تو یہ امر اظہر من الشمس ہو جاتا ہے۔ کہ آپ نے ہر اس خلق کو اپنایا جو ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا اور اس اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہوئے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ کیونکہ آپ مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہوئے اور وحی الٰہی کا نزول آپ کی ذات مقدس پر ہوا اور آپ خدا تعالیٰ کے خاص مقرب کہلائے۔ جبکہ ان مراتب عالیہ پر فائز ہونے کے لئے سب سے پہلی شرط اتباع رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے لہٰذا آپ کا ان بلند مقامات تک پہنچنا ہی اس امر کی بین دلیل ہے کہ آپ نے ہر ہر قدم پر اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اطاعت کی اور ہر ممکن ان اوصاف حسنہ کو اپنایا جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں پائے جاتے تھے۔

اس حقیقت کی چشم دید شہادت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قابل احترام بزرگ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ان الفاظ میں دیتے ہیں

"حضرت مسیح موعودؑ نہایت رؤف ورحیم تھے۔ مہمان نواز تھے اشجع الناس تھے ابتلاؤں کے وقت جب لوگوں کے دل بیٹھ جاتے تھے آپ شیر نر کی طرح آگے بڑھتے عفو۔ چشم پوشی۔ فیاضی۔ خاکساری۔ وفاداری۔ سادگی۔ عشق الٰہی۔ محبت رسول۔ ادب بزرگان دین۔ ایفائے عہد۔ حسن معاشرت۔ وقار۔ غیرت۔ ہمت۔ اولوالعزمی۔ خوش روئی اور کشادہ پیشانی آپ کے ممتاز اخلاق تھے..... میں نے حضرت مسیح موعودؑ کو اس وقت دیکھا۔ جب میں دو برس کا بچہ تھا۔ پھر آپ میری ان آنکھوں سے اس وقت غائب ہوئے جب میں ۲۷ سال کا نوجوان تھا مگر میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے آپ سے بہتر آپ سے زیادہ خوش اخلاق آپ سے زیادہ نیک۔ آپ سے زیادہ بزرگانہ شفقت رکھنے والا آپ سے زیادہ اللہ اور رسول کی محبت میں غرق رہنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ آپ ایک نور تھے۔ جو انسانوں کے لئے دنیا پر ظاہر ہوا۔ اور ایک رحمت کی بارش تھے۔ جو ایمان کی لمبی خشک سالی کے بعد اس زمین پر برسی اور اسے شاداب کر گئی۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم)

الغرض حضرت مسیح موعودؑ کی حیات اول سے آخر تک نہایت ہی پاکیزہ اور بے داغ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقلید میں حضور پاک کی طرح اپنی زندگی بطور حجت مخالفین کے سامنے پیش کی۔ چنانچہ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بانگ دہل یہ اعلان کیا تھا۔

فقد لبثت فیکم عمراً
من قبلہ افلا تعقلون

یعنی میرے دعوے کے پہلے کی زندگی کا تو تذکرہ ہی کیا میں تو دعوے سے قبل بھی ایک لمبا عرصہ تمہارے درمیان گزار چکا ہوں۔ لیکن تم میں سے کوئی میری اس زندگی پر کسی قسم کا اعتراض نہیں کر سکتا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:۔

"کون تم میں سے ہے جو میری سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے مجھے ابتدا سے تقوےٰ پر قائم رکھا۔ اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

کوئی شخص بھی آپ کے اس چیلنج کو قبول نہ کر سکا۔ اور کسی میں اتنی جرأت نہ ہوئی کہ وہ آپ کی حیات طیبہ پر کسی قسم کا الزام لگائے۔ حتیٰ کہ آپ کا اشد ترین دشمن مولوی محمد حسین بٹالوی بھی آپ کی دعوے سے قبل کی زندگی کے متعلق یوں رقم طراز ہے۔

"مؤلف براہین احمدیہ مخالف و موافق کے تجربہ اور مشاہدہ کی رو سے شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار اور صداقت شعار ہے..... اور اسلام کی مالی جانی قلمی لسانی و حالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے۔"

محبت الٰہی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

الذین آمنوا اشد
حباً للہ۔

یعنی مومنوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت دوسری سب محبتوں پر غالب ہونی چاہیئے۔ اور ہمارے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی اعلیٰ تصویر تھے آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کی تقلید میں عشق الٰہی کا بہترین نمونہ پیش کیا۔ آپ کی ہر تحریر خواہ وہ نظم کی صورت میں ہو خواہ نثر کی صورت میں اس امر کی شہادت دیتی ہے کہ آپ کے جسم کا ہر رگ و ریشہ عشق الٰہی کے رنگ میں رنگا تھا اور آپ کی روح اللہ تعالیٰ کی والہانہ محبت میں گداز تھی۔ چنانچہ ایک جگہ خدا تعالیٰ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں ؎

در دو عالم مرا عزیز توئی
وآنچہ میخواہم از تو نیز توئی

یعنی دونوں جہانوں میں میرا تو بس تو ہی تو محبوب ہے اور میں تجھ سے تیرے ہی وصال کا آرزومند ہوں۔ اور ایک مقام پر محبت الٰہی کے متعلق یوں رقم طراز ہیں۔

"اے میرے خدا میں تجھے پہچانتا ہوں کہ تو ہی میرا خدا ہے۔ اور میری روح تیرے نام سے ایسی اچھلتی ہے جیسے ایک شیرخوار بچہ ماں کو دیکھنے سے اچھلتا ہے۔" (تریاق القلوب)

"دیکھ میری روح نہایت توکل کے ساتھ تیری طرف ایسے پرواز کر رہی ہے۔ جیسے ایک پرندہ اپنے آشیانے کی طرف آتا ہے۔ سو میں تیری قدرت کے نشانوں کا خواہشمند ہوں۔ لیکن نہ اپنے لئے اور نہ اپنی ذات کے لئے بلکہ اس لئے کہ لوگ تجھے پہچانیں اور تیری پاک راہوں کو اختیار کریں۔"

(ضمیمہ تریاق القلوب)

نیز فرمایا:۔

"میرا تو یہ حال ہے کہ اگر مجھے صاف آواز آئے کہ تو مخذول ہے اور تیری کوئی مراد ہم پوری نہیں کریں گے۔ تو مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ پھر بھی میرے اس عشق اور محبت الٰہی اور خدمت دین میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔" (سیرۃ مسیح موعودؑ)

اگرچہ جس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ اس وقت لوگ حقیقی خدا کو بالکل بھول گئے تھے۔ عیسائیت کا ایک ایسا سیلاب امڈ آیا تھا جو اپنے شدید ترین طوفان کی لپیٹ میں ہزاروں بھولے اور لاعلم مسلمانوں کو بہائے لئے جا رہا تھا۔ ایسے ماحول میں آپ نے بچپن جوانی اور بڑھاپے کے ادوار گزارے۔ یہی محبت الٰہی کے اس بیج کو جو بچپن میں آپ کے دل میں بویا گیا تھا اس طرح آبیاری کی کہ بہت کم عرصہ میں وہ ایک گھنے اور تناور درخت کی شکل اختیار کر گیا۔ اور بہت جلد آپ نے اللہ تعالیٰ کے انوار و برکات کے نزول کا خود اپنے نفس پر مشاہدہ کر لیا۔ مگر افسوس۔ اکثر بدنصیب لوگوں نے اس گوہر نایاب کی قدر نہ کی اور اللہ تعالیٰ کے اس عاشق صادق پر کفر کے فتوے لگانے تک سے گریز نہ کیا۔

حضور ان لوگوں کی کشیدگی اپنی محبت الٰہی اور اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت اور اس کے فضلوں کا ذکر ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔

"اے میرے مولا۔ میرے پیارے مالک میرے محبوب۔ میرے معشوق۔ دنیا کہتی ہے کہ تو کافر ہے۔ مگر کیا تجھ سے پیارا بھی کوئی اور مل سکتا ہے۔ اگر ہو تو اس کی خاطر میں تجھ کو چھوڑ دوں لیکن میں تو دیکھتا ہوں کہ جب لوگ دنیا

سے غافل ہو جاتے ہیں۔ جب
میرے دوستوں اور دشمنوں
تک کو علم نہیں ہوتا کہ میں کس
حالت میں ہوں اُس وقت تُو
مجھے جگاتا ہے اور محبت اور
پیار سے فرماتا ہے۔ غم نہ کھا
میں تیرے ساتھ ہوں۔ تو پھر اے
میرے مولیٰ یہ کس طرح ممکن ہے
کہ اس احسان کے ہوتے ہوئے
بھی میں تجھ کو چھوڑ دوں۔ ہرگز
نہیں۔ ہرگز نہیں"۔
(بدر جنوری ۱۹۱۲ء)

نیز فرمایا:۔
"تیرے بن اے میری جاں یہ زندگی کیا خاک ہے
ایسے جینے سے تو بہتر مر کے ہو جانا غبار
لوگ کچھ باتیں کہیں میری تو باتیں اور ہیں
میں فدائے یار ہوں گو تیغ کھینچے صد ہزار
اے مرے پیارے بتا تو کس طرح خوشنود ہو
نیک دن ہوگا وہی جب تجھ پہ ہوویں ہم نثار"
حضرت اقدسؑ کو تو اسی وفورِ محبت
کی بناء پر دنیا کی ہر خوبصورت اور حسین شئے
میں اپنے آسمانی معشوق کے حسن و جمال کا
جلوہ نظر آتا۔ چنانچہ اپنے ایک بڑے ہی لطیف
شعر میں فرماتے ہیں ؎
"چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اُس میں جمالِ یار کا"
یعنی میں چودھویں رات کے چاند کو دیکھ کر۔
اس کے مسحور کر دینے والے حسن و جمال کو
دیکھ کر۔ اُس کی دلکشی اور دلربائی کو دیکھ کر۔
اُس کی ٹھنڈک اور خیرہ کر دینے والی تاثیر
کو دیکھ کر سخت بے قرار ہو گیا کیونکہ اس میں
میرے محبوب۔ میرے معشوق کے حسن کی معمولی سی
جھلک نظر آ رہی تھی۔

پھر اسی نظم میں آگے چل کر اللہ تعالیٰ
کے عشق میں یوں نغمہ ریز ہوتے ہیں ؎
"ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا
چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشا ہے تری چمکار کا
ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا
جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا
شور کیسا ہے ترے کوچہ میں جلدی لے خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا"
(درِّثمین اردو)

اللہ تعالےٰ کے ساتھ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کی محبت کا جذبہ صرف آپؑ کی اپنی
ذات تک محدود نہ تھا بلکہ آپؑ کی شدید
خواہش تھی کہ یہ عشق کی چنگاری کائنات
عالم کے ہر فرد کے سینے میں سُلگنے لگے۔ چنانچہ
آپؑ اس آرزو کا اظہار ان الفاظ میں کرتے
ہیں:۔

"کیا ہی بد قسمت ہے وہ انسان
جس کو یہ پتہ نہیں کہ اس کا
ایک خدا ہے جو ہر چیز پر قادر
ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے
ہماری اعلےٰ لذّات ہمارے خدا
میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو
دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی
اس میں پائی ہے۔ یہ دولت
لینے کے لائق ہے اگرچہ جان
دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے
کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود
کھونے سے حاصل ہو۔!
اے محرومو۔ اس چشمہ کی طرف
دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا
یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں
بچائے گا۔ میں کیا کروں اور
کس طرح اس خوشخبری کو دلوں
میں بٹھا دوں۔ کس دَف سے
بازاروں میں منادی کرا دوں
کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں
اور کس دوا سے علاج کروں
تا سننے کے لئے لوگوں کے
کان کھلیں"۔
(کشتی نوح)

نیز فرمایا:۔
"کوئی رہ نزدیک تر راہِ محبت سے نہیں
طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشت خار
اُس کے پانے کا یہی اے دوستو اک راز ہے
کیمیا ہے جس سے ہاتھ آ جائے گا زر بے شمار
تیر تاثیرِ محبت کا خطا جاتا نہیں
تیر اندازو! نہ ہونا سست اس میں زینہار"
(درِّثمین اُردو صـ۸۳)

تبلیغِ اسلام کا شوق

اللہ تعالےٰ کے ساتھ اس والہانہ اُلفت
کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ آپؑ کے سینے میں تبلیغِ
اسلام کی تمنا ہر وقت موجزن رہتی۔ اور
آپؑ کی ساری زندگی اسی جدّ و جہد میں گزری
کہ ساری دنیا میں توحید کا قیام ہو جائے۔
رُوئے زمین پر بسنے والی تمام سعید روحیں
حقیقی خدا کا نورانی چہرہ دیکھ لیں اور
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی)
کے جھنڈے تلے اکٹھی ہو جائیں۔
جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکی ہوں
کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث
ہوئے اس وقت امتِ محمدیہ دینی اور دنیوی
لحاظ سے خطرناک حالات سے دوچار تھی۔
روحانیت تو گویا مفقود ہی ہو چکی تھی۔
توحید کے علمبردار اس جہانِ فانی سے کوچ
کر گئے تھے۔ اور تثلیث کے پیروؤں نے
ایک لرزہ خیز طوفان برپا کر رکھا تھا۔ کھلم کھلا
سرِ بازار اسلام و صاحبِ اسلام کی توہین کی
جاتی تھی اور کسی مسلمان کو اس کا احساس تک
نہ ہوتا۔ ان کے دلوں سے تو دینی غیرت اور
اسلامی حمیت بالکل مٹ چکی تھی۔ شعائرِ اسلام
کی پابندی برائے نام رہ گئی تھی ۔ اس قسم
کے حالات نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو
سخت صدمہ پہنچایا۔ چنانچہ آپؑ امتِ محمدیہ
کی ڈگمگاتی ہوئی نیّا کو ساحلِ بامراد تک
پہنچانے کے لئے شبانہ روز اپنے قادر و
قدوس خدا کے حضور گریہ و زاری کرتے
اور آپؑ کے دردمند اور دُکھے ہوئے دل
سے یہ صدا اٹھی ؎
"میرے آنسو اس غم دل سوز سے تھمتے نہیں
دیں کا گھر ویران ہے دنیا کے ہیں عالی منار
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفےٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
قوم میں فسق و فجور و معصیت کا زور ہے
چھا رہا ہے ابرِ یاس اور رات ہے تاریک و تار
ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ مرے اے ناخدا
آ گیا اس قوم پر وقتِ خزاں اندر بہار
اے مرے پیارے فدا ہو تجھ پہ ہر ذرّہ مرا
پھیر دے میری طرف اے ساربان جگ کی مہار"
آپؑ نہ صرف اسلام کے عروج کے لئے خدا کے
حضور گڑگڑائے بلکہ اس مقصد کے حصول کی
خاطر اَن تھک کوششیں بھی کیں۔ چنانچہ آپؑ کی
اُن کوششوں کا شیریں ثمر ایک فعّال جماعت
کا وجود ہے جس کے ذریعہ سے کرۂ ارضی کے
چپہ چپہ پر پیغامِ توحید پہنچ رہا ہے۔ کفر و الحاد
کے بڑے بڑے اڈوں میں ۴۳ مساجد
تعمیر ہو چکی ہیں۔ مختلف زبانوں میں قرآنِ کریم
کے تراجم شائع ہو گئے ہیں۔ اور ہزارہا سعید
روحیں حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئی ہیں۔
ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

عشقِ رسولؐ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت
کا ایک اور چمکتا ہوا پہلو اپنے آقا و مولےٰ
سرورِ کائنات فخرِ موجودات سیّدِ ولدِ آدم
سیّد الاولین و الآخرین سیّد الانبیاء
والمرسلین خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امّی) کے ساتھ
والہانہ محبت ہے۔ اگرچہ آپؐ کے وجود باجود
سے امتِ محمدیہ کے سینکڑوں، ہزاروں بلکہ
کروڑوں عاشقوں نے ہر زمانہ میں ہر ملک و
دیار میں اپنے عشق و محبت کا اظہار کیا لیکن
جس رنگ میں اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود
علیہ السلام نے آپؐ کی ذات والا صفات سے عشق و
محبت کا اظہار فرمایا وہ ایک انوکھی شان
رکھتا ہے۔
اس عشق کا اندازہ ان اشعار سے بخوبی
ہو سکتا ہے ؎

"بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
ہر تار و پودِ من بسرایدِ بعشقِ او
از خود تہی و از غمِ آں دلستاں پُرم
جانم فدا شود برہِ دینِ مصطفےٰؐ
ایں است کامِ دل اگر آید میسّرم"
یعنی خدا تعالیٰ کے بعد میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کے عشق میں سرشار ہوں۔ اگر اسی کو کفر کہتے
ہیں تو خدا کی قسم میں سب سے بڑا کافر ہوں
میرا ہر رگ و ریشہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے
عشق کے راگ گاتا ہے۔ میں اپنے آپ سے
خالی اور اس محبوب کے غم سے بھرا ہُوا ہوں
میری جان مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے
دین کی راہ میں فدا ہو جائے۔ یہی میرا دلی مقصد
ہے خدا کرے پورا ہو۔
ایک اور مقام پر فرمایا ؎
عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ
اگر خواہی دلیلِ عاشقش باش
محمدؐ ہست بُرہانِ محمدؐ
دریں رہ گر کُشندم ور بسوزند
نتابم رُو ز ایوانِ محمدؐ
تُو جانِ ما منوّر کردی از عشق
فدایت جانم اے جانِ محمدؐ
یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں خدا تعالیٰ
نے عجب نور ودیعت کر رکھا ہے اور آپؐ کی
مقدس کان عجیب و غریب جواہرات سے
بھری پڑی ہے۔ سو اگر اے منکرو تم محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل چاہتے
ہو تو دلیلیں تو بے شمار ہیں مگر مختصر رستہ
یہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں
میں داخل ہو جاؤ۔ کیونکہ آپؐ کا وجود ہی
آپؐ کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل ہے
خدا کی قسم اگر آپؐ کے رستہ میں مجھے
ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے اور میرے ذرّے
ذرّے کو جلا کر خاک بنا دیا جائے تو پھر بھی
میں آپؐ کے دروازے سے مُنہ نہیں
موڑوں گا۔ سوائے محمدؐ کی جان تجھ پر
میری جان قربان ہو جائے تُو نے
میرے روئیں روئیں کو اپنے عشق سے
منوّر کر رکھا ہے۔
(باقی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی
کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے اور غیر از جماعت
احباب کو پڑھنے کے لئے
دے+

اپنے نونہالوں کو مرکز میں بھجوائیے

(سٹاف سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول - ربوہ)

چند دن ہوئے خاکسار نے "الفضل" کے ذریعہ احباب جماعت سے اپیل کی تھی کہ اپنے نونہالوں کو دینی و دنیوی تعلیم و تربیت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ قومی سکول میں بھجوائیں۔ مقام مسرت ہے کہ احباب نے خاص توجہ فرمائی ہے اور پراسپکٹس اور ضروری کوائف معلوم کرنے کے لئے خطوط لکھے ہیں۔ ایسے احباب کو مطلوبہ کوائف اور پراسپکٹس بھجوائے جا رہے ہیں۔ احباب سے گذارش ہے کہ اپنے بچوں کے تعلیمی مستقبل کے اس فیصلہ کن مرحلے کو جلد از جلد طے کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُن کے سعادت مند بچے جہاں مروجہ علوم کے نصاب کو عمدگی سے ختم کریں گے وہاں ساتھ ساتھ مناسب دینی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کا اہم گوشہ بھی نظر انداز نہیں ہوگا۔ کیونکہ مرکز کے تعلیمی اداروں میں مروجہ علوم کی تدریس کے ساتھ ساتھ بچوں کی صحیح اسلامی رنگ میں تربیت کی طرف بھی توجہ کی جاتی ہے۔ اور ان کے دل میں اسلام کی ہمدردی، محبت اور تبلیغ کا جذبہ پیدا کرنے کی مقدور بھر کوشش کی جاتی ہے۔ سینما، تھیٹر اور فحاشی اور آوارگی کے مراکز سے دُوری۔ اس کے برعکس نیکی اور پاکیزگی کے ماحول کی بدولت ایک مؤثر پُرسکون تعلیمی ماحول اچھے اور ہونہار طالب علموں کی ترقیات کے لئے ممد و معاون ہے۔ مروجہ نصاب کی تکمیل کے ساتھ ساتھ دینی و اخلاقی تربیت کی طرف توجہ اور پھر پُرسکون فضا مرکز کے تعلیمی اداروں کی خصوصیت بلکہ ایک اہم روایت بن چکی ہے۔ جس کا غیروں کو بھی اعتراف ہے۔ ایک مرتبہ چوہدری افضل حق ممبر پنجاب لیجسلیٹو کونسل نے مرکز کے تعلیمی اداروں کے متعلق فرمایا تھا:-

"سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں دینی مکاتب ہندوستان میں جاری ہیں۔ مگر سوائے احمدی مدارس و مکاتب کے کسی اسلامی مدرسہ میں غیر اقوام میں تبلیغ و اشاعت کا جذبہ طلبہ میں پیدا نہیں کیا جاتا۔ کس قدر حیرت ہے کہ سارے پنجاب میں سوائے احمدی جماعت کے اور کسی فرقے کا بھی تبلیغی نظام موجود نہیں۔"

(فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں صلا)

ماہرین نفسیات اور ماہرین تعلیم کا متفقہ خیال ہے کہ بچپن میں جس قسم کے تاثرات انسانی ذہن اور دل و دماغ قبول کرتا ہے وہی اُس کی آنے والی زندگی کے لئے بنیاد بن جاتے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے نونہالوں کے اذہان اور قلوب کو دوسرے شہروں کے سموم اور متعفن ماحول کے بداثرات کی زد میں آنے سے بچائیں۔ اس کے برعکس مرکزی اداروں میں بھجوا کر اُس دل و دماغ پر ایسے نقوش کندہ کرنے دیں جو اُن کی زندگیوں کو ایسے سانچوں میں ڈھالنے میں ممد ہوں کہ وہ درحقیقت ماں باپ کی آنکھوں کا نور، دلوں کا سرور اور جماعت کے مخلص خادم ملک و ملّت کی امیدوں کا مرکز اور قابل فخر نافع الناس وجود بن سکیں۔

مرکزی اداروں میں بچوں کو تعلیم کے لئے بھجوانے کے اخراجات کا بوجھ بھی پڑے گا۔ لیکن مرکز کی برکات سے فائدہ اٹھانے کے لئے اگر تکلیف بھی کرنی پڑے تو گوارا کرنی چاہیئے۔ مضمون کو برکت کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک الفاظ پر ختم کرتا ہوں۔

"بچپن کی تعلیم ایک آہنی میخ ہوتی ہے جس کا نکالنا آسان کام نہیں اسلام اگرچہ آج تیرہ سو سال کے بعد دنیا کی نصف آبادی بلکہ تہائی میں" بھی داخل نہیں ہوا۔ تو اس کی وجہ وہی خیال ہیں جو لوگوں کے دلوں میں بچپن کی عمر میں داخل کر دئے جاتے ہیں۔ پس جب باطل اس عمر میں دل میں داخل ہوتا ہے اور نکلتا نہیں تو حق کا کیا حال ہوگا۔ جب اس عمر میں کہ دل ایک صاف لوح کی طرح ہوتا ہے۔ اسے نقش کیا جائے اس امر کو مدنظر رکھ کر آپ کے خلفاء اس کام کو چلا رہے ہیں۔ مگر ہماری کوششیں اس امر میں اس وقت کامیاب نہیں ہو سکتیں جب تک کہ سننے والے لوگ موجود نہ ہوں۔ اس طرح سکول کا فائدہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ جماعت کے احباب اس سکول میں اپنے بچے نہ بھیجیں۔ جہاں جسمانی امراض سے اپنے بچوں کو بچانے کیلئے کوشش کی جاتی ہے۔ وہاں روحانی امراض سے بچانے کے لئے کیا کچھ کوشش نہ ہونی چاہیئے۔

مَیں احباب سے امید کرتا ہوں کہ وہ پچھلی بے پروائی کو ترک کر کے آئندہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں گے۔ اور نہ صرف اپنے بچوں کو یہاں بھیجیں گے۔ بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی تحریک کریں گے تاکہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی اصل غرض پوری ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کی تکمیل ہو۔

خاکسار
مرزا محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

(الفضل ۷ را پریل ۱۹۶۰ء)

احباب کرام! اس قومی سکول اور اُس کے وابستگان، اساتذہ و طلبہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کردہ سکول کو اپنی غرض و غایت پوری کرنے کی کامل طور پر توفیق دے۔ اور اُن مخلصین کے عزائم میں برکت ڈالے اور نیک مقاصد میں کامیابی بخشے۔ جو اپنے بچوں کو تکلیف اٹھا کر قومی ادارے میں تعلیم و تربیت کے لئے بھیجتے ہیں۔ آمین

خاکسار
سٹاف سیکرٹری

خدام الاحمدیّہ کی مرکزی تربیتی کلاس

قائدین مجلس خدام الاحمدیّہ توجہ فرمائیں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بارہویں تربیتی کلاس اس سال مورخہ ۱۶ را پریل ۶۵ء تا یکم مئی ۱۹۶۵ء منعقد ہو رہی ہے۔ کلاس کا نصاب ذیل میں درج کیا جا رہا ہے:-

قرآن کریم

دوسرا پارہ معہ ترجمہ و مختصر تفسیر۔ مضامین:- قرآن کریم کا مقام۔ قرآن کریم اور دیگر الہامی کتب۔ قرآن کریم کی کیفیت نزول۔ تدوین و ترتیب قرآن۔ حفاظت قرآن۔ قرآن کریم اور زمانہ حال کی ضروریات۔

حدیث

کتب:- احادیث الاخلاق (مرتبہ مولوی غلام باری صاحب سیف) چالیس جواہر پارے۔ (مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی) شرح صحیح بخاری جزء چہارم (از سید زین العابدین) میں سے منتخب احادیث۔

مضامین:- احادیث کا عمومی تعارف۔ جمع و تدوین حدیث۔ حدیث کی افادیت۔ حدیث اور سنت کا مقام۔

فقہ

علم فقہ کا عمومی تعارف اور ضروری فقہی مسائل۔

کلام

جماعت احمدیہ کے عقائد۔ وفات مسیح از روئے قرآن کریم و حدیث۔ مصلح موعود کی پیشگوئی کا حقیقی مصداق۔ مذہب کی ضرورت

ردّ عیسائیت

عمومی تعارف۔ ردّ تثلیث۔ ردّ کفارہ۔ وفات مسیح از روئے بائیبل۔ انجیل کا الہامی مقام۔ بائیبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں

اسلام اور عیسائیت کی اخلاقی تعلیم کا موازنہ۔ نجات۔ انسان کامل کون ہے؟ حضرت مسیح یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

قواعد عربی

خلاصۃ النحو اور کتاب الصرف کے معیار کے مطابق اہم قواعد کا تعارف۔

موازنہ کمیونزم

عمومی تعارف۔ کمیونزم کا اسلام کے اقتصادی نظام سے موازنہ

طبّی امداد

ابتدائی طبّی امور کا تعارف۔ فرسٹ ایڈ۔ وبائی امراض اور ان سے بچاؤ۔

علاوہ ازیں روزانہ رات کو علمائے سلسلہ کی تقاریر کا پروگرام بھی ہوگا۔ خدام کی دلچسپی کے لئے ایک تفریحی پروگرام بھی ہوگا۔

جملہ قائدین مجلس خدام الاحمدیہ کو درخواست ہے کہ وہ اس کلاس کے لئے ابھی سے خدام کو تیار کریں اور ہر مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور شریک ہو نمائندہ کے انتخاب میں اس امر کو مدنظر رکھا جائے کہ وہ خادم اس کلاس سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ اور واپس جا کر اپنی مجلس میں بھی تعلیم و تربیت کا کام سرانجام دے سکے۔ ایسے تمام وہ خدام جو میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئے ہیں وہ اپنے امتحان سے فراغت کے بعد اس کلاس میں ضرور شریک ہوں۔

قائدین اس امر کا اہتمام کریں کہ اس کلاس میں شامل ہونیوالا ہر خادم قرآن کریم اور نصاب سے متعلق کتب کے علاوہ تین کاپیاں بھی اپنے ہمراہ لائے۔

کلاس میں شامل ہونیوالے جملہ خدام کی تعداد اور اسماء سے جلد از جلد اطلاع دے کر ممنون فرمائیں تاکہ انتظامات میں دقت نہ ہو۔

(مہتمم تعلیم)

وصایا

ضروری نوٹ:- ۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۶۶۸۷:- میں فیاض اختر زوجہ منیر احمد محمود قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۳۷ جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ اس وقت آمد کوئی نہیں حق مہر مبلغ ہزار روپیہ جو کہ ابھی بذمہ خاوند ہے۔ ٹکہ طلائی وزنی ½ ۱ تولہ ۱۹۰/- روپے گلوبند طلائی وزنی دو تولہ قیمتی ۲۶۰/- روپے کانٹے ایک جوڑی طلائی وزنی ایک تولہ ۱۳۵/- روپے ہیں میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی میری وصیت آج سے ہی منظور فرمائی جائے۔ الامۃ فیاض اختر چک ۳۷ جنوبی سرگودہا۔ گواہ شد منیر احمد محمود معلم وقف جدید خاوند موصیہ۔ گواہ شد سید مبارک احمد شاہ انسپکٹر وصایا حال چک ۳۷ جنوبی سرگودہا۔

نوٹ:- مبلغ ایک ہزار روپیہ میری بیوی کا مہر جو میرے ذمہ واجب الادا ہے اس کے حصہ وصیت کی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد منیر احمد محمود بقلم خود خاوند موصیہ۔ وقف جدید۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور۔ گواہ شد عطاء اللہ سیکرٹری مال چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودہا۔

مثل نمبر ۱۶۶۸۸:- میں محفوظ الحق ولد شمس الحق صاحب قوم شیخ پیشہ سروس عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ۵۰ ساکن مراد نگر حال مقیم ۴/۲۷ جی۔ فیڈرل ایریا کراچی نمبر ۱۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد زمین موضع مراد نگر ضلع ڈھاکہ مشرقی پاکستان میں ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی۔ نیز مجھے جو آمد ماہوار ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس وقت میرے پاس جائداد کی تفصیل نہیں ہے بعد میں پوری تفصیل منگوا کر اپنے بیان کے ساتھ وصیت ہذا سے منسلک کرا دوں گا۔ العبد محفوظ الحق گواہ شد فضل الرحمن ۲/۳۶/۷ لیاقت آباد کراچی ۱۹ ۲/۲/۶۴ گواہ شد عبدالسلام سیکرٹری وصایا حلقہ فیڈرل ایریا کراچی ۱۹۔

مثل نمبر ۱۶۶۸۹:- میں غلام فاطمہ زوجہ شفیع محمد قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن لودھراں ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت کوئی آمد نہیں میری جائداد حق مہر جو کہ مبلغ ساڑھے چار سو روپیہ جس کا نصف ۲۲۵/- روپے ہے میں اس کی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میں نے اپنے حق مہر کی وصول کر لی ہے میں اپنے حق مہر کے حصہ کی ادائیگی کی ذمہ دار ہوں اس کے علاوہ نہ کوئی آمد ہے نہ جائداد نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر بعد میں کوئی آمد پیدا ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ الامۃ نشان انگوٹھا غلام فاطمہ۔ گواہ شد شیخ شفیع محمد زعیم انصار اللہ لودھراں ضلع ملتان۔ گواہ شد محمد موسیٰ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لودھراں ضلع ملتان۔

مثل نمبر ۱۶۶۹۰:- میں ماجدہ سلطانہ زوجہ ملک محمد اکبر قوم جٹ سرہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کھیوڑہ ڈاکخانہ شاہدرہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند زیورات ایک انگوٹھی وزنی چھ ماشے قیمتی ۷۰/- روپے چوڑیاں طلائی وزنی ۴ تولے قیمتی ۵۰۰/- روپے کانٹے طلائی دو عدد وزنی ایک تولہ قیمتی ۱۳۰/- روپے ہار وزنی ½ ۲ تولے قیمتی ۳۰۰/- روپے کل وزن ۸ تولے قیمتی ۱۰۰۰/- روپے اس کے علاوہ مجھے ۲۰/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ خاوند کی طرف سے ملتا ہے میں اس ماہوار آمد اور جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ الامۃ ماجدہ سلطانہ ۱۸۰/B کرم بخش پارک راوی روڈ بیرون ٹکسالی گیٹ لاہور۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا گواہ شد ملک محمد اکبر خاوند موصیہ۔

نوٹ:- میں اپنی بیوی کے حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد ملک محمد اکبر ولد ملک رسول بخش صاحب۔ گواہ شد سراج محمد بقلم خود۔ گواہ شد عبدالرحمن بقلم خود۔

مثل نمبر ۱۶۶۹۱:- میں طالعہ بی بی زوجہ چوہدری محمد علی قوم جٹ ونیس پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۱۷۰/ٹی ڈی اے ڈاکخانہ کوٹ سلطان ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ حق مہر چار صد روپے بذمہ خاوند ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس کے ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری ذاتی آمدنی کوئی نہیں اگر کوئی آمد کبھی ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے جاری فرمائی جائے۔ الامۃ نشان انگوٹھا طالعہ بی بی۔ گواہ شد محمد اصغر ولد چوہدری محمد علی پسر موصیہ۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا دفتر وصیت۔ ربوہ

نوٹ:- میں اپنی بیوی کے حق مہر ۴۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں العبد نشان انگوٹھا محمد علی خاوند موصیہ ولد مولا بخش صاحب گواہ شد محمد اصغر پسر موصیہ چک ۱۷۰/ٹی ڈی اے گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا حال وارد چک ۱۷۰/ٹی ڈی اے۔

مثل نمبر ۱۶۶۹۲:- میں جمیلہ خانم زوجہ محمد عبداللہ احمدی قوم ترک پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۵ مئی ۱۹۴۷ء ساکن ۵۰/ایل۔ ۱۴۔ ڈاکخانہ ۵۰/ایل۔ ۱۴۔ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اراضی نہری واقعہ چک ۹۲/۱۲ ایل ضلع منٹگمری مربعہ ۳۳ رقبہ ۱۳ تعدادی ۹ کنال ۱۳ مرلہ ذاتی ملکیت ہے نیز حق مہر بذمہ خاوند مبلغ چھ صد روپیہ ہے اور زیور کا نصف ایک انگوٹھی طلائی قیمتی یکصد روپیہ وزن قریباً ۱ ماشہ ہے مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری ذاتی آمدنی اس وقت کوئی نہیں۔ اگر آئندہ کسی قسم کی کوئی آمدنی ہوئی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ تا زیست داخل خزانہ کراتی رہوں گی۔ وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جائے۔ الامۃ نشان انگوٹھا جمیلہ خانم۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا گواہ شد۔ محمد عبداللہ خاوند موصیہ۔

نوٹ:- میں اپنی بیوی کے حق مہر مبلغ ۶۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں العبد۔ محمد عبداللہ خاوند موصیہ چک ۵۰/۱۴-L۔ گواہ شد جمال الدین بقلم خود۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔

مثل نمبر ۱۶۴۱۷:- میں شمیم بشریٰ بنت محمد طفیل قوم کھوکھر راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن عارف والا ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار جیب خرچ پر ہے جو اس وقت دس روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ الامۃ شمیم بشریٰ مکان ۵۱/C عارف والا ضلع منٹگمری گواہ شد۔ حسن الدین موصی وصیت نمبر ۱۹۶۵ مکان نمبر ۵۱/C عارف والا ضلع منٹگمری۔ گواہ شد ڈاکٹر خالد ہاشمی موصی ۱۶۲۶۹۔ تھانہ بازار عارف والا ضلع منٹگمری۔

مثل نمبر ۱۶۳۹۷:- میں شمشاد علی ولد اللہ دتہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء ساکن چک جھمرہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری ذاتی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۷۵/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد شمشاد علی ولد اللہ دتہ معرفت راجہ ناصر احمد۔ واٹر ورکس چک جھمرہ ضلع لائل پور۔ گواہ شد راجہ ناصر احمد ولد غلام محمد واٹر ورکس چک جھمرہ۔ ضلع لائل پور۔ گواہ شد۔ سید عبداللہ پریذیڈنٹ چک جھمرہ ضلع لائل پور

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

جن بہنوں کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے اپنی طرف سے یا اپنے مرحومین کی طرف سے کم از کم تین صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کی دوسری قسط بغرض دعا درج کی جاتی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نمبر	نام	رقم
۳۷	محترمہ فریدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ایم اے خورشید صاحب	۳۰۰-۰۰ روپے
۳۸	امۃ الحیی خالد صاحبہ کراچی	۳۰۰-۰۰ "
۳۹	" مسعودہ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری نبی احمد صاحب کراچی	۳۰۰-۰۰ "
۴۰	" " منجانب محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ	۳۰۰-۰۰ "
۴۱	" والدہ صاحبہ مرحومہ چوہدری نذیر محمد صاحب بی۔اے۔ ایل ایل بی لاہور	۲۱۳-۰۰ "
۴۲	" عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں محمد یوسف صاحب بانی	۱۰۰۰-۰۰ "
۴۳	" امۃ العزیز بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ وکیل سرگودھا	۳۰۰-۰۰ "
۴۴	" مبارکہ شوکت صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب لائل پور	۳۳۰-۰۰ "
۴۵	" اہلیہ صاحبہ قریشی محمد حسین صاحب سرگودھا	۳۰۰-۰۰ "
۴۶	" سعادت [illegible] صاحبہ اہلیہ قریشی عبدالرزاق صاحب راولپنڈی	۳۰۰-۰۰ "
۴۷	" اہلیہ صاحبہ مرحومہ چوہدری عبدالرحمن صاحب	۳۰۰-۰۰ "
۴۸	" امۃ السلام صاحبہ اہلیہ سید محمد صاحب منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات	۳۰۰-۰۰ "
۴۹	" قمر بیگم صاحبہ اہلیہ [illegible] صاحب منجانب محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ	۳۰۰-۰۰ "
۵۰	" نصرت راشدی صاحبہ [illegible] سیالکوٹ شہر	۳۰۰-۰۰ "
۵۱	" عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ [illegible] حبیب الرحمن صاحب ربوہ	۳۰۰-۰۰ "
۵۲	" [illegible] صاحبہ [illegible] حاکم علی صاحب ربوہ	۳۰۰-۰۰ "
۵۳	" [illegible] بیگم صاحبہ [illegible] خان بہادر [illegible] خان صاحب کراچی	۳۰۰-۰۰ "
۵۴	مسعودہ [illegible] صاحبہ [illegible] سید کرامت صاحب کراچی	۳۰۰-۰۰ "
۵۵	" بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کامٹی	۳۰۰-۰۰ "
۵۶	" مختار بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نور محمد صاحب مظفر گڑھ	۳۰۰-۰۰ "
۵۷	" [illegible] بیگم صاحبہ [illegible] منجانب مکرم عبداللہ خان صاحب مرحوم	۳۰۰-۰۰ "
۵۸	" بیگم توقیر حسین صاحب [illegible]	۳۱۰-۰۰ "
۵۹	" [illegible] صاحبہ اہلیہ [illegible] محمد رشید صاحب ربوہ	۳۰۰-۰۰ "
۶۰	" شاہدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد رفیق صاحب ثاقب ربوہ	۳۰۰-۰۰ "
۶۱	" بیگم صاحبہ پیر [illegible] صاحب راولپنڈی	۳۰۰-۰۰ "
۶۲	" [illegible] بیگم صاحبہ بیگم چوہدری محمد جان صاحب امیر جماعت راولپنڈی	۳۰۰-۰۰ "
۶۳	" بشریٰ شوکت صاحبہ [illegible]	۳۰۰-۰۰ "
۶۴	" [illegible] حمیدہ صاحبہ دختر شیخ محمد عبداللہ صاحب لائل پور	۳۰۰-۰۰ "
۶۵	" بیگم چوہدری محمد تقی صاحب منٹگمری	۳۰۰-۰۰ "

گمشدہ مختار نامہ عام:۔ میرا مختار نامہ عام (اصل) جو کہ بیس ۲۰/- روپے کے اسٹام پر انگریزی میں تحریر ہے۔ جو ہال بلڈنگ سے بنک سکوائر کی طرف جاتے ہوئے راستے میں کہیں گر گیا ہے۔ جس صاحب کو ملا ہو درج ذیل پتہ پر ارسال فرما کر ممنون فرمائے۔ (خاکسار احمد یوسف مختار عام الیشو افریقن کمپنی لمیٹڈ ہیڈ آفس ربوہ)

درخواستہائے دعا:۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے لڑکے مفتی عبدالسلام صاحب نے اپنی آنکھ کا موتیا بند کا اپریشن کرایا ہے۔ اپریشن کامیاب رہا ہے۔ (شیخ محمد منظور آڈیٹی سب پوسٹماسٹر کراچی سٹی ۱)

• میرا بچہ جنید جیلانی عارضہ چیچک بیمار ہے۔ (سید بشیر احمد جیلانی لیہ ضلع مظفر گڑھ)

احباب ہر دو کے لئے دعا فرمائیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے جلسے

۱۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام ایک جلسہ مورخہ ۷ اپریل بروز بدھ بعد نماز ظہر بوقت ۲ ½ بجے بعد دوپہر موضع رکھ شیخ کوٹ ڈاکخانہ روگل زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ منعقد ہو رہا ہے۔ نزدیکی مجالس کے خدام اور دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے غیر از جماعت دوستوں کے ہمراہ جلسہ میں شریک ہوں۔ لاہور شہر سے آنے والے احباب ہر بلے ٹرانسپورٹ کی بسوں پر کوٹ جیٹن دین کے سٹاپ پر اتریں۔ وہاں سے جائے مقام تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہوگا۔

۲۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۸ اپریل ۶۵ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء موضع کھریپڑ تحصیل قصور میں جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ مرکز سے علماء سلسلہ کی شمولیت متوقع ہے۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہوگا۔ نیز باہر سے آنے والے مہمانوں کے لئے قیام و طعام کا انتظام ہوگا۔

۳۔ اگلے روز مورخہ ۹ اپریل بروز جمعۃ المبارک تحصیل قصور کی تمام مجالس خدام الاحمدیہ کا ایک روزہ اجتماع ہوگا۔ قائدین مجالس سے التماس ہے۔ کہ اپنی مجالس کے تمام اطفال کو بھی ہمراہ لائیں۔ مرکز سے مکرم مہتمم صاحب اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس اجتماع میں شمولیت فرما رہے ہیں۔ ارد گرد کی تمام مجالس کے خدام و احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ کثرت سے ان پروگراموں میں شرکت فرمادیں۔

(نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

ضروری اطلاع:۔ بعض لوگ خاکسار کے متعلق مختلف افواہیں پھیلا رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے میرے عزیز و اقارب اور احباب میں تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ میں اپنے عزیز و اقارب اور تمام احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار بالکل خیریت سے ہے۔

(خاکسار بشیر طاہر آف چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ۔ حال ۹۔بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور)

بدظنی سے بچو یہ سب سے بڑی بیماری ہے جو اتحاد کو توڑ دیتی ہے

دوسری چیز جو اتحاد کو توڑنے والی ہے عفو کی صفت کا موجود نہ ہونا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو باہم بدظنی سے بچنے اور عفو و درگزر سے کام لینے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ان تمام اخلاقی جرائم میں جو اتفاق و اتحاد کو توڑنے والے ہیں بڑا جرم بدظنی ہے کوئی وجہ نہیں ہوتی یونہی خیال کر لیا جاتا ہے کہ فلاں شخص کا میرے متعلق یہ خیال ہے اور اس طرح اُس سے عداوت کرنی شروع کر دی جاتی ہے یہ ایک ایسا مرض ہے جس کا یقینی نتیجہ نااتفاقی ہوتا ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے جماعتِ احمدیہ کو چھوڑا اور جو کبھی جماعتِ احمدیہ کی طرف منسوب تھے اب ان میں احمدیت برائے نام ہے ان کی علیحدگی کی وجہ بدظنی ہی ہے اگر ان میں بدظنی نہ ہوتی تو وہ جماعت سے علیحدہ نہ ہوتے ... یہ تمام بدظنی کا نتیجہ ہوتا ہے کہ جس میں مبتلا ہو کر انسان کہیں سے کہیں نکل جاتا ہے مجھے اس کا بڑا تجربہ ہے۔ میں روز دیکھتا ہوں کہ یہ خطرناک مرض ہے۔ حضرت صاحبؑ نے اِس سے بچنے پر بہت زور دیا ہے

حضرت خلیفہ اوّلؓ کی تو ثلث زندگی اسی پر وعظ کرتے گزری۔ مَیں بھی تمہیں اکثر کہتا رہتا ہوں کہ بدظنی سے بچو۔ احمدی اور مسلم گیا اور بدظنی گیا۔ ان کا آپس میں تعلق ہی کیا ہے یونہی قیاس کر لیا جاتا ہے کہ فلاں شخص نے جو فلاں بات کی ہے وہ عداوت سے کی ہے اور یہ محض بدظنی ہے لوگ تو کہتے ہیں کہ آٹے میں نمک مگر وہ سر اُسر نمک ہی ہوتا ہے آٹا تو ہوتا ہی نہیں ان کی بدظنی کی اکثر کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ اس سے بچو یہ سب سے بڑی بیماری ہے جو اتحاد و اتفاق کو توڑ دیتی ہے۔

دوسری چیز جو اتحاد کو توڑنے والی ہوتی ہے وہ عفو کی صفت کا موجود نہ ہونا ہے۔ جُرم تو ہوتا ہے مگر اس کو عفو کرنا بھی ایک کام ہے جب دیکھتے ہیں کہ کسی سے غلطی ہوئی ہے تو اس کو معاف نہیں کرتے اس سے درگزر نہیں کرتے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو تین دن تک غصہ کی وجہ سے نہیں بولتا اُس کا ہم سے تعلق نہیں معمولی سی بات ہوتی ہے اس پر گفتگو چھوڑ دیتے ہیں اور مدتوں آپس میں نہیں بولتے اوّل تو میں نے بتایا ہے کہ بدظنی سے خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ دوسرے عفو اور درگزر کا نہ ہونا بھی خرابیاں پیدا کرتا ہے اگر بدظنی ہو بھی تو عفو سے کام لینا چاہیئے ورنہ عفو کس غرض سے رکھا گیا ہے سیاسی طور پر قطع کلام کرنا ایک سزا ہے لیکن بے وجہ یا معمولی سی بات پر بولنا چھوڑ دینا ایمان میں کمزوری کی علامت ہے اس کا نتیجہ شقاق اور افتراق ہے میں جانتا ہوں ہمارے یہاں ایسے بعض لوگ موجود ہیں جو مہینوں بلکہ سالوں سے آپس میں نہیں بولتے اور پھر وہ خیال کرتے ہیں کہ ان کے عمل میں اور ان کے ایمان میں کوئی کمی نہیں اور اس کا نتیجہ اسلام کے لئے کوئی خرابی پیدا نہیں کرتا حالانکہ میں نے بتایا ہے کہ بعض گناہ ذاتی ہوتے ہیں کہ ان کا اثر اُس شخص کی ذات تک ہوتا ہے خواہ بالواسطہ دوسروں پر بھی اثر ڈالے مگر یہ وہ گناہ ہے جو براہ راست دوسروں پر بھی اثر ڈالتا ہے ایسا شخص جو دوسروں سے گفتگو ترک کرتا ہے اسلام میں تفرقہ ڈالتا ہے اور پھر وہ یہ بھی سمجھتا ہے کہ میں مسلم ہوں اور مخلص ہوں اسلام کس چیز کا نام ہے؟ خالی اس تعلیم کا نام نہیں جو قرآن کریم میں ہے بلکہ اسلام اس جماعت کا بھی نام ہے جو اسلامی لواء کو اٹھائے ہوئے ہے۔ خالی کتاب کیا چیز ہے اگر اس کی تعلیمات کا ظہور نہیں ہوتا۔ یہ کتاب کیسے پھیلے اگر اس کے جھنڈا بردار نہ ہوں۔ جب مسلمانوں نے اس گُر کو بھلا دیا اور آپس میں محبت و وِداد کم ہو گیا تو دیکھ لو مسلمانوں کی کیا بُری گت ہوئی جو شخص ترک گفتگو کرتا ہے وہ اسلام پر حملہ کرتا ہے۔ دیکھو قرآن خدا کے علم میں موجود تھا مگر یہ دنیا کے لئے مفید نہیں تھا یہ اسی وقت فائدہ مند ہوا جب خدا نے اسے اپنے ایک بندے کے ذریعہ دنیا میں نازل فرمایا۔ پھر اس کو اٹھانے والی ایک جماعت ہوئی اور اس کی تعلیمات کو دنیا میں پھیلایا۔ اس لئے ایسی جماعت میں تفرقہ ڈالنا اسلام میں فتنہ ڈالنا ہے پس اس راہ سے بچو جس پر چل کر اسلام پر حرف آئے۔

یہ دو باتیں خاص طور پر مدّنظر رکھنی چاہئیں۔ (۱) بدظنی نہ ہو (۲) درگزر ہو۔ جب یہ دونوں باتیں مدّنظر ہوں تو پھر کبھی تفرقہ نہیں پیدا ہو سکتا۔ یاد رکھو تمہیں اپنے رشتہ داروں، عزیزوں کی نسبت اسلام سے زیادہ محبت ہونی چاہیئے۔ تم دیکھو کہ خدا، رسول اور قرآن کدھر ہیں۔ بدظنی کو چھوڑ دیا کرو اور عفو سے کام لیا کرو اِس کی وجہ سے تمام اختلاف دور ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو اِس بات کے سمجھنے کی توفیق دے"

(الفضل ۸ جولائی ۱۹۲۰ء)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی تربیتی کلاس

مورخہ ۵ ؍اپریل تا ۱۱ ؍اپریل مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی تربیتی کلاس منعقد ہو رہی ہے مورخہ ۵ ؍اپریل بعد نماز عصر مسجد محمود میں مکرم جناب سید میر محمود احمد صاحب ناصر مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس کلاس کا افتتاح فرما رہے ہیں۔

تقسیم انعامات و اسناد اور اختتامی تقریب مورخہ ۱۱ ؍اپریل ۵ بجے شام ہوگی۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اختتامی خطاب فرمائیں گے اس کلاس میں روزانہ ۸ تا سوا گیارہ بجے اور ۵ تا ۶ بجے شام ترجمہ قرآن کریم۔ حدیث۔ کلام۔ فقہ اور دیگر علمی لیکچر ہوا کریں گے۔ وہ طلبہ جنہوں نے حال ہی میں میٹرک کا امتحان دیا ہے ان کے لئے یہ کلاس ضروری ہے۔ دوسرے خدام سے بھی شمولیت کی درخواست ہے"

(ناظم تعلیم خدام الاحمدیہ۔ ربوہ)

محمد یحییٰ صاحب سرساوی کی نعش سپردِ خاک کر دی گئی

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ــــــ مکرم محمد یحییٰ صاحب سرساوی ابن محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی مرحوم مورخہ یکم اپریل ۱۹۶۵ء کو جھنگ لائل پور روڈ پر بس کے ایک حادثہ میں بعمر ۳۵ سال وفات پا گئے تھے ان کی نماز جنازہ مورخہ ۲ ؍اپریل کو نماز جمعہ کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی جس میں اہل ربوہ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے اور پھر جنازہ کے ہمراہ بہشتی مقبرہ گئے جہاں مرحوم کی نعش کو سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا شمس صاحب نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم جو مکرم محمد یامین صاحب تاجر کتب کے داماد اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب سرساوی کے چھوٹے بھائی تھے بہت مخلص اور دیندار نوجوان تھے مرحوم نے اپنی بیوہ کے علاوہ تین معصوم بچے اپنے پیچھے چھوڑے ہیں نیز ان کے گھر میں عنقریب ولادت بھی ہونے والی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز ان کی اہلیہ صاحبہ بچوں اور جملہ دیگر متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور مرحوم کے بچوں کی پرورش کا (جو بظاہر بے سہارا رہ گئے ہیں) غیب سے سامان فرمائے اور ان کا ہر طرح اور ہر لحاظ سے کفیل ہو آمین۔

امریکہ میں ایک اَور مسجد کی تعمیر اور احباب جماعت سے درخواستِ دعا

امریکہ کے ایک مشہور شہر ڈیٹن میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے ایک اور مسجد کی تعمیر کا معاملہ زیرِ غور تھا اور کافی عرصہ سے اس پراجیکٹ کو کامیاب بنانے کی مسلسل جدوجہد جاری تھی۔ احباب جماعت کو اس خبر سے مسرت ہوگی کہ ہمارے مبلغ مکرم عبدالحمید صاحب نے اطلاع دی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مسجد کی تعمیر شروع ہو گئی ہے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ یہ مسجد مقامی احباب کے چندوں سے تعمیر کی جا رہی ہے۔

احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مشکلات اور روکوں کو دور فرما کر اس مسجد کی تعمیر کو بطریق احسن پایۂ تکمیل تک پہنچائے آمین۔

(وکالت تبشیر۔ ربوہ)